رپورٹ

آل انڈیا مسلم کانفرنس

مع

ضمیمہ حساب آمد و خرچ از فروری تا اگست ۱۹۲۹ء

مرتبہ

محمد شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے

یکے از سکریٹریان

باہتمام کارپردازان مطبع

اتحاد پریس مرادپور پٹنہ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ

آل انڈیا مسلم کانفرنس

جنوری ۱۹۲۹ء لغائت اگست ۱۹۲۹ء

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی بنیاد حقیقت میں اسوقت پڑی جب مسلمانوں کی تقریباً تمام مختلف الخیال جماعتوں نے یکساں طور پر محسوس کیا کہ ہندوؤں کی کل مختلف الخیال جماعتیں آپس میں متحد ہو کر مسلمانوں کی اجتماعی قومی زندگی کو فنا کر دینا چاہتی ہیں۔ یہ احساس متیقن طور پر اسوقت ہوا جبکہ رہے سہے دو ایک ہندو لیڈروں نے بھی ہندو مہاسبھا کی قوت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا، اور ہندوستان کی آئندہ حکومت خوداختیاری کے لئے ایسا دستور اساسی مرتب کر کے جو ہندو مہاسبھا کی مرضی کے موافق ہو، اپنے قول و فعل سے اس کا ثبوت بھی فراہم کر لیا۔

اواخر اگست ۱۹۲۸ء آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ میں چند ترمیمیں اس دستور اساسی کے متعلق مسلمانوں نے پیش کیں تو ان کو نہائت بے توجہی سے ٹھکرا دیا گیا۔ اب مسلمان رہنماؤں کیلئے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ وہ عام مسلمانوں کو منظم کر کے ان کی رائے عامہ دریافت کریں اور اس کے اعلان کا کافی سامان بہم پہنچائیں۔

انہیں امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمان ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ نے عام مسلمانوں کی ایک نمائندہ جماعت کو اواخر دسمبر ۱۹۲۸ء میں بمقام دہلی مدعو کیا۔ اس نمائندہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل آل انڈیا مسلم لیگ (دہلی) اور چند سابق ممبران جمعیتہ خلافت نے کلکتہ کنونشن میں شرکت کی اور چند ترمیمیں منظور کرانا چاہیں، جس کا حشر بھی وہی ہوا جو اس سے قبل لکھنؤ کی ترمیموں کا ہوا تھا

بہر حال ۳۱ دسمبر ۱۹۲۸ء کو مجوزہ آل انڈیا مسلم کانفرنس زیر صدارت ہز ہائینس سر آغا خاں دہلی میں منعقد ہوئی۔ اور الحمد للہ کہ یہ کانفرنس ہر حیثیت سے مسلمانوں کی پوری نمائندہ اور کامیاب کانفرنس ثابت ہوئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ (دہلی) چونکہ کنونشن سے نو (۹) ترمیمیں منظور کرانے کی فکر میں مشغول تھی اس لئے اس نے باضابطہ طور پر شرکت نہیں کی، لیکن اس کے بہت سے سربرآوردہ اراکین کانفرنس میں شریک تھے۔ مسلمانوں کی بقیہ کل نمائندہ جماعتوں نے نہایت جوش اور خلوص کے ساتھ اس کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔ اور اس میں شرکت کی اس لئے اس کی ہیت ترکیبی اس طرح واقع ہوئی۔

(۱) جمعیت خلافت

(۲) جمعیت العلماء ہند

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ لاہور

(۴) مسلم ممبران کونسل آف سٹیٹ

(۵) مسلم ممبران لیجسلیٹو اسمبلی

(۶) صوبوں کی کونسلوں کے مسلم ممبر

(۷) علاوہ بریں ہر صوبہ سے بیس بیس نمائندے۔

(۸) مذکورہ بالا طریقوں پر نمائندے طلب کرنے کے باوجود بھی احتیاطاً مسلم لیڈروں

کو فرداً فرداً دعوت دیگئی، جنمیں سے متعدد حضرات شریک ہوئے۔

اس لئے اگر یہ دعوی کیا گیا کہ اس کانفرنس سے زیادہ نمائندہ کانفرنس آجتک ہندوستان میں نہیں ہوئی تو بالکل بجا تھا۔

پہلے روز کے جلسہ میں صدر مجلس استقبالیہ، اور صدر کانفرنس کے خطبات صدارت پڑھے گئے۔

دوسرے روز یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو سر محمد شفیع کی تحریک اور مولانا محمد علی کی تائید سے وہ تاریخی تجویز پیش ہو کر منظور ہوئی جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کی نہائت واضح طور پر تعین کر دی۔ اور جسکو آگے چلکر مسلمانوں کا قومی مسلک قرار دیا گیا۔ اور یہ کانفرنس نہائت کامیاب طور پر چند ضروری کارروائیوں کے بعد ختم ہوئی۔

اس کے بعد بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۲۹ء دہلی میں کانفرنس کے ہمدردوں اور حامیوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں طے پایا کہ دہلی میں کانفرنس کا باقاعدہ دفتر قائم کیا جائے۔ اور کانفرنس کے مقاصد کی اشاعت کیجائے۔ جلسہ میں اس غرض کے لئے متفرق اصحاب نے ملکر بارہ سو سات (۱۲۰۷) روپے عطا فرمانے کا وعدہ کیا۔

دوسرا جلسہ ۲ مارچ کو منعقد ہوا جسمیں حاجی عبداللہ ہارون صاحب نے کانفرنس کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ کانگریس کی جانب سے جو کوششیں نہرو رپورٹ کی حمائت کے سلسلہ میں مظاہروں اور جلوسوں کی صورت میں کیجا رہی ہیں وہ مسلمانوں کی منشا کے قطعاً منافی ہیں۔ اس لئے صورت حال اس امر کی مقتضی ہے کہ مسلمانوں کی اس موقع پر صحیح رہنمائی کیجائے۔ اور اس کے لئے مناسب تدابیر اختیار کیجائیں۔ چنانچہ اس مفہوم کی ایک انتباہی تجویز منظور ہوئی، کہ بحالت موجودہ مسلمانوں کو ان مظاہروں اور جلوسوں سے کلیۃً محترز رہنا چاہیئے۔ جمعۃ الوداع نیز عید الفطر کے موقعہ پر تمام ہندوستان میں اس کی اچھی طرح اشاعت کی گئی۔ جسکا بہت اچھا

اثر پڑا۔ حالات اس کے شاہد ہیں۔

چونکہ سر محمد شفیع اور مسٹر محمد علی جناح کے مابین مصالحتی گفتگو شروع ہو چکی تھی، لہذا مزید کارروائی ملتوی کی گئی۔ مسلم لیگ کی دونوں جمعیتوں کے جلسوں کیلئے مارچ کی آخری تاریخیں مقرر ہوئی تھیں لہذا یہ طے ہوا کہ انہی تاریخوں میں کانفرنس کا جلسہ پھر منعقد کیا جائے۔

آل انڈیا مسلم لیگ (دہلی) نے یہ کام مسٹر جناح کے سپرد کیا تھا کہ وہ مسلم لیگ کی دونوں شاخوں کے سربرآوردہ ارکان سے مل کر معلوم کریں کہ وہ کس طرح متفق اور متحد ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بعض لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کے بعد ایک بیان شائع کیا جسمیں مسلمانوں کے عام مطالبات چودہ[۱۴] دفعات میں ظاہر کئے گئے جو مسلم کانفرنس کی تجاویز کے مطابق تھے مگر مسلم لیگ دہلی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی اس لئے جب مصالحت کی طرف سے بالکل مایوسی ہو گئی۔ تو ۳۱ مارچ کو مسلم کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) ایک بورڈ قائم کیا جائے جو مسلم کانفرنس کی تجاویز کی اشاعت کرے۔ مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ اور محمد شفیع داؤدی سکریٹری، اور مولوی سید غلام السبطین خازن مقرر ہوئے۔

(۲) دس اصحاب کی ایک کمیٹی قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے بنائی گئی۔ یہ کل جلسے حکیم محمد جمیل خاں صاحب کے دولتکدہ پر زیر صدارت سر عبدالقادر منعقد ہوئے۔

اسکے بعد ۵ مئی کو بمقام لاہور ایک جلسہ ہوا جسمیں قواعد و ضوابط پیش ہو کر منظور ہوئے۔ اور انہیں قواعد کے مطابق ایک مجلس عاملہ بھی بنائی گئی۔ نیز طے پایا کہ محمد شفیع داؤدی، اور مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ کے علاوہ نواب اسمٰعیل خاں (میرٹھ) بھی سکریٹری مقرر کئے جائیں۔

قرار پایا کہ مجلس عاملہ ایسی مناسب کارروائی کرے کہ مجالس قانون ساز میں آئندہ مسلمانوں کی طرف سے وہی ممبر منتخب ہوں جو مسلمانوں کے مرتبہ قومی مسلک کے حامی ہوں، نیز یہ طے ہوا

منظور شدہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہندوستان کے کُل صوبوں میں مسلم کانفرنس کی شاخیں قائم
کیجائیں اور اس کے لئے عملی کام شروع کردیا جائے۔

اس جلسہ کی تجویز کے رو سے جو مجلس عاملہ بنائی گئی اس کے جلسوں کی کیفیت درج ذیل ہے۔

کارروائی مجلس عاملہ (ورکنگ کمیٹی)

۲۹ جون کو بمبئی میں مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جسمیں مفصلہ ذیل تجویزیں منظور ہوئیں

(۱) کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اس تجویز کی مخالفت کی گئی جسمیں اسمبلی اور کونسلوں کے عام انتخابات کے التواء
کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا اور کونسلوں و اسمبلی کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں ایک
بیان بغرض اشاعت مرتب کیا گیا۔

(۲) ہز ہائنس سر آغا خاں کی زیر سرکردگی ایک وفد ولائت بھیجنے کا فیصلہ ہوا جو انگلستان میں مسلمانوں کے نقطۂ نظر کی وضاحت کریگا۔

دوسرا جلسہ ۴ اگست کو بمقام لکھنؤ منعقد ہوا۔ نیشنلسٹ مسلم پارٹی (الہ آباد) کے متعلق غور و
خوض کیا گیا اور یہ طے پایا کہ مسلم کانفرنس کو اسطرف توجہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مرکزی مسلم کانفرنس کے مجالس کی کارروائیوں کو بیان کرکے ہم لوگ مناسب سمجھتے ہیں کہ ملک
کے مختلف مقامات میں جو کچھ کارروائیاں اس کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے کی گئی ہیں ان کو
بھی مختصر الفاظ میں بیان کردیا جائے جو مفصلہ ذیل سطور سے واضح ہوں گے:۔

کارروائی متعلق اشاعت مقاصد

بنگال

اواخر مئی میں بنگال کا عام انتخاب ہونیوالا تھا۔ چونکہ وہاں مسلمانوں میں باہم شدید تنا

تھا' لہذا محمد شفیع داؤدی اسے رفع کرنے کی غرض سے ۱۰ مئی کو کلکتہ پہنچے - ۱۶ مئی تک وہاں قیام رہا - اس اثنا میں متعدد جلسے ہوئے - اور مسلم اُمید واروں کو مسلم کانفرنس کے اصول پر متفق کرنے کی کوشش کی گئی - بنگال کے رائے دہندگان کے نام ایک اپیل شایع کیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد حضرات نے مسلم کانفرنس کی ضرورت' اور صحت کو تسلیم کیا اور اس کے مطابق کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی - اس سلسلہ میں جسقدر کوششیں کی گئیں انمیں جناب حسین شہید سہروردی کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں - چونکہ بنگال کے انتخابات قبل از وقت آن پڑے تھے اسلئے کانفرنس اپنی مجوزہ تدابیر کو عمل میں نہ لاسکی' جسکا اپیل میں بھی ذکر کیا گیا ہے -

بہار

صوبہ بہار میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کے لئے کانفرنس کے قواعد کے مطابق صوبہ کی تمام مختلف نمائندہ جماعتوں کو مدعو کیا گیا - کہ ۲ رجون ۱۹۲۹ء کے جلسہ میں اپنی اپنی انجمنوں سے پانچ پانچ نمائندے منتخب کریں' بہار لیجسلیٹو کونسل کے مسلم ممبروں' اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ان مسلم ممبروں کو جو صوبہ بہار کے نمائندہ ہیں' دعوتی رقعوں کے ذریعہ شرکت کی دعوت دی گئی - ان کے علاوہ صوبہ کے اہل الرائے اور معزز بزرگوں کو' فرداً فرداً دعوتی رقعے بھیجے گئے چنانچہ ۲ رجون کو " انجمن اسلامیہ ہال " میں ایک عظیم الشان نمائندہ جلسہ زیر صدارت خان بہادر نواب سرفراز حسین خانصاحب منعقد ہوا - محمد شفیع داؤدی نے مسلمانان ہند کی موجودہ سیاسی پستی اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد کو نہایت وضاحت سے بیان فرماکر اس صوبہ میں اس کی شاخ قائم کرنے کی ضرورت کو موثر طریقہ پر واضح کیا - چنانچہ جلسہ نے مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اصول کے

ماتحت صوبہ کی شاخ کیلئے قواعد و ضوابط منظور ہوئے۔

صدر، نائبین صدر اور سکرٹریوں کا انتخاب عمل میں آیا، ایک انتظامی بورڈ بنایا گیا اور اس بورڈ کو مجلس عاملہ مرتب کرنے کا حق دیا گیا۔

(بمبئی)

۲۷ رجون کے لئے سوائے صوبہ سندھ صوبہ بمبئی کے تمام اراکین کونسل آف سٹیٹ لیجسلیٹیو اسمبلی لوکل کونسل جمعیت خلافت جمعیۃ العلماء اور دیگر سربرآوردہ اصحاب کو جیسا کہ بہار میں کیا گیا تھا دعوت دی گئی۔ کثرت سے نمائندگان شریک ہوئے۔ صوبہ بمبئی میں مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی بنائی گئی، جو اس مقصد کے حصول میں تندہی سے کوشاں ہے۔ چنانچہ اس نے تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک جلسہ منعقد کیا جسمیں طے ہوا کہ پہلے نہرو رپورٹ کی نسبت مسلمانوں کی رائے عامہ معلوم کیجائے۔ اور اس کے بعد مسلم کانفرنس کی شاخ مرتب ہو۔ چنانچہ ۹ راگست کو جناب سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا صاحب مولانا شوکت علی و دیگر خیر خواہان قوم کی کوششوں سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جسمیں تقریباً پچیس ہزار مسلمان شریک تھے اس جلسہ میں خاص طور پر نہرو رپورٹ کی خامیوں اور مضرتوں کو واضح کیا گیا۔ مولانا محمد علی صاحب کی معرکۃ الآرا تقریر اس کی شاہد ہے۔ اور مسلم کانفرنس کی اہمیت مسلمانوں کے ذہن نشین کی گئی۔ اخبارات میں اس کی کارروائی شائع ہو چکی ہے۔ اخبار بین اصحاب واقف ہوں گے کہ کمیٹی مذکور نے مسلم کانفرنس کے لئے کسقدر فضا موافق اور رستہ ہموار کرلیا ہے۔ بمبئی کے حالات بہت اُمید افزا ہیں۔ اور جناب سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا صاحب خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

مدراس

جناب مولانا عبداللطیف صاحب فاروقی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کی مساعی سے یہ طے پایا کہ ۲ رجولائی کو مدراس میں مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کے لئے ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے، مگر محمد شفیع داؤدی بوجہ علالت مذکورۂ بالا تاریخ پر مدراس نہ پہنچ سکے، مولانا حضرت سید مرتضیٰ صاحب بہادر اگرچہ تشریف لائے تھے مگر آپ کو حج کمیٹی کے کام کی مصروفیت بہت تھی۔ اس لئے یہ جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ بالآخر فاروقی صاحب نے ۲۱ رجولائی کو مدراس کے سربرآوردہ اصحاب کو مدعو کیا، اکثر اصحاب شریک ہوئے۔ چنانچہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ وہ مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی تجاویز پر غور کرکے ان کو عملی جامہ پہنائے۔ اس کمیٹی کے متعدد جلسے ہوئے۔ اور کمیٹی مذکور نے یہ فیصلہ کیا کہ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں مدراس مسلم کانفرنس قائم کیجائے۔ اور تمام صوبہ سے نمائندے طلب کئے جائیں۔

اڑیسہ

۵ رجولائی کو کٹک میں ایک عام جلسہ کا انتظام کیا گیا مگر محمد شفیع داؤدی کی علالت کے باعث کوئی باضابطہ کارروائی نہ ہو سکی۔ تاہم لوگوں میں کام کا احساس پیدا ہو گیا ہے جو بہت کچھ امید افزا ہے۔

بنگال

۸ رجولائی سے ۲۹ رجولائی تک بہت کوشش کی گئی کہ بنگال میں مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کیجائے۔ مگر یہاں کے لوگ وزارت کے جھگڑوں میں ایسے اُلجھے ہوئے تھے کہ اسطرف ان کی توجہات مبذول کرانا نہایت دشوار تھا۔ اس لئے کوئی عملی کارروائی عمل میں نہ آسکی۔

(ڈھاکہ)

۲۶ر جولائی کو ڈھاکہ میں ایک نمائندہ جلسہ منعقد ہوا۔ ہر جماعت کے نمائندے شریک تھے حاضرین نے نہایت مستعدی کے ساتھ مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کا ارادہ کیا مگر چونکہ تمام صوبہ کے نمائندوں کا اجتماع سردست مشکل تھا اس لئے ہر خیال کے مسلمانوں کی ایک کمیٹی نواب حبیب اللہ صاحب آف ڈھاکہ کی زیر صدارت قائم کی گئی۔ خواجہ شہاب الدین صاحب اب بھی مسلم کانفرنس کی شاخ کے قیام کے لئے بالخصوص کوشاں ہیں۔ اس سلسلہ میں نواب صاحب ڈھاکہ جناب نواب حبیب اللہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی ہمارا خوشگوار فرض ہے۔

یو۔پی

راجہ صاحب سلیم پور کی عنایت اور توجہ سے ۴ر اگست کو لکھنؤ میں راجہ صاحب کے دولتکدہ پر جناب سید ذاکر علی صاحب اور دیگر اصحاب کی کوششوں سے یو۔پی کے سر برآوردہ اصحاب کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اسمیں فیصلہ ہوا کہ چونکہ صوبہ متحدہ میں پیشتر سے مسلم یونیٹی لیگ قائم ہے جو مسلم کانفرنس کے اُصول کے مطابق پہلے ہی سے کام کر رہی ہے۔ اس لئے اسی لیگ کو مسلم کانفرنس کی شاخ کی شکل میں منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کے الحاق کی درخواست آل انڈیا مسلم کانفرنس کے دفتر میں پہنچ گئی ہے۔

اسی روز شام کو ایک عام جلسہ لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ یہ بہت بڑا مجمع تھا، مولانا آزاد سبحانی صاحب نے نہایت شرح و بسط سے نہرو رپورٹ کی مخالفت میں تقریر کی، اور مسلمانوں کو متحدہ کام کرنے پر آمادہ کیا۔ فرقِ مخالف نے اس جلسہ کو درہم برہم کرنے کی سخت کوشش کی۔ لیکن مولانا

شرکت علی اور مولانا آزاد سبحانی کی تقریروں سے حالات پر قابو پا لیا گیا - بلکہ مخالفین بھی رام ہو گئے -
اور وہ اختلاف سے دست بردار ہو گئے -

(سندھ)

۲۰ر اگست کو شیخ عبدالمجید صاحب کی کوششوں سے کراچی میں ایک عظیم الشان عام جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت سر ابراہیم ہارون جعفر صاحب نے فرمائی اور سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب نے مسلم کانفرنس کے مطالبات کی تائید میں تقریر فرمائی - مخالفین نے اسمیں بھی شدید مخالفت کی - لیکن محمد شفیع داؤدی کی تقریر سے یہ مخالفت بھی فرو ہو گئی - اور جلسہ نے مسلم کانفرنس کے مسلک کی نہایت جوش و خروش سے تائید کی -

سات مہینہ کا حساب آمد و خرچ از ابتدا ر فروری ۲۹ء لغایت اگست ۲۹ء جب سے حساب محمد شفیع داؤدی کے پاس ہے، ملاحظہ کیلئے بطور ضمیمہ رپورٹ کے ساتھ منسلک ہے -

اہم تجاویز کی نقول بھی ضمیمہ کی صورت میں شامل کر دی گئی ہیں -

آل انڈیا مسلم کانفرنس

مفصل گوشوارہ آمد و خرچ بابت ۷ ماہ (از فروری لغائت اگست ۱۹۲۹ء)

مدات آمدنی	رقم
عطیہ جات (حسب تفصیل ذیل)	۱۹۹۳
خواجہ حسن نظامی ..... دہلی	
ایم سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی	
آنریبل محمود سہروردی کلکتہ	
شیخ عبداللہ صاحب علیگڑھ	
سر ابراہیم ہارون جعفر	
بھیا فریدالدین میرٹھ	
مسٹر فضل ابراہیم رحمۃ اللہ بمبئی	
مولوی محمد یعقوب صاحب	
سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کراچی	
مولانا محمد علی صاحب	
ننھے میاں صاحب دہلی	

مدات آمدنی	رقم
مسٹر محمد ظفر کمانڈر جمیعت قریش والنیٹر کمیٹی .... ما	
ڈاکٹر شفاعت احمد خاں الہ آباد .... ما	
مفتی محمد صادق و ذوالفقار علی خاں .... لعہ	
آنریبل ملک فیروز خان نون .... عـــہ ۱/	
مولانا محمد شفیع داؤدی .... صہ	
چندے	ســے
دستگرداں از سکریٹری	۲۴۸ مالللعہ /۳

میزان ۲۲۴۷ مالللعہ /۱۲

مدات مصارف	رقم
تار	ماللعہ ۱۱/
محصول ڈاک	لعہ ۱۳/
اسٹیشنری کاغذ وغیرہ	عسہ ۸/
طباعت	ما/عسہ ۱۰/
اشاعت	ماسہ
پروپگنڈا	ما
کرایہ سواری	ما
نائبان سکرٹری کے ذاتی بھتے رجو وقتاً فوقتاً ادا ہوتے رہے	ماعہ ۸/
مصارف سفر	معاعہ ۱۳/
برائے نائبان سکرٹری	ماللعہ ۱۰/
برائے ارکان مجلس عاملہ	سالعہ
برائے مولانا محمد شفیع داؤدی سکرٹری بزمانۂ رخصت مجلس تحقیقات	معہ ۱۵/
برائے چپراسی بزمانۂ مذکورہ	عہ ۱۳/
ادائے دستگرداں	ماعہ للعہ ۹/
رقم بابت مصارف دفتر مرکزیہ (جس کا حساب غلام السبطین صاحب نائب سکرٹری کے پاس ہے)	للعا
محصول ٹیلیفون جو تین ماہ تک بمبئی میں سکرٹری کے مکان میں رہا	عسہ ۸/
متفرقات	۳/
میزان	ماللعہ عسہ ۲۲۶ ۱۲/

تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء — دستخط محمد شفیع داؤدی آنریری سکرٹری

اہم تجاویز جلسۂ اکزیکیوٹو بورڈ منعقدہ ۵ مئی ۱۹۲۹ء بمقام لاہور

قرار پایا کہ فی الحال حسب ذیل اصحاب کو آل انڈیا مسلم کانفرنس کا عہدہ دار مقرر کیا جائے۔

سکریٹری:۔ نواب اسمٰعیل خاں میرٹھ علاوہ ان دو سکریٹریوں کے جنکا انتخاب پیشتر عمل میں آ چکا ہے۔

فائننشیل سکریٹری:۔ خواجہ غلام السبطین دہلی۔

قرار پایا کہ فی الحال حسب ذیل حضرات آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی حیثیت سے مقرر کئے جائیں۔

(۱) میاں سر محمد شفیع کے۔سی۔ایس۔آئی وغیرہ وغیرہ۔ لاہور

(۲) ڈاکٹر سر محمد اقبال .... لاہور

(۳) شیخ سر عبدالقادر .... لاہور

(۴) آنریبل ملک فیروز خاں نون .... لاہور

(۵) مولانا محمد علی .... کوچہ چیلان دہلی۔

(۶) مفتی کفائت اللہ .... مدرسہ امینیہ کاشمیری دروازہ دہلی۔

(۷) حکیم محمد جمیل خاں .... بلیماران دہلی۔

(۸) آنریبل نواب محمد یوسف .... لکھنؤ۔

(۹) مولانا حسرت موہانی .... کانپور۔

(۱۰) مولوی محمد یعقوب .... مراد آباد

(۱۱) مولانا شوکت علی .... خلافت ہاؤس بمبئی نمبر ۱۰

(۱۲) سر ابراہیم رحمۃ اللہ .... پڈر روڈ بمبی

(۱۳) سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون .... تنر روڈ کراچی

(۱۴) مسٹر سید عبدالعزیز بیرسٹر .... دلکشا پٹنہ

(۱۵) مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر .... ترچنا پلی

(۱۶) نواب صاحبزادہ سر عبدالقیوم .... پشاور

قرار پایا کہ مسلمانان ہند کے مفاد کیلئے مناسب یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس ایسے مسلمان نمائندوں کے مرکزی وصوبہ جاتی مجالس وضع قوانین میں انتخاب کو ستیقن بنانے کے لئے جو قومی اسلامی مسلک پر عمل پیرا ہونیکا عہد کریں عملی تدابیر اختیار کرے اور اس بارے میں عملی کارروائیوں کا کام مجلس عاملہ کے حوالہ کرے۔

قرار پایا کہ مجلس عاملہ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۱ کے بموجب صوبہ جاتی اکزیکیوٹو بورڈوں کے قیام کیلئے جلد از جلد تدابیر اختیار کرے۔

روئداد جلسہ اکزیکیوٹو بورڈ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۴ء بوقت ۱۱ بجے بدولتکدہ آنریبل ملک فیروز خاں نون واقع وڈویل شملہ

حسب ذیل ممبران شریک تھے:-

(۱) میاں سر محمد شفیع (۲) خان صاحب غلام محمد ایڈوکیٹ فیروزپور (۳) مفتی محمد صادق قادیان۔ (۴) مولانا حسرت موہانی کانپور (۵) مسٹر عبدالقادر صدیقی صوبہ جات متوسطہ (۶) مولوی بدیع الزمان

کشنگنج پٹنہ (۷) سیٹھ حاجی عبدالصمد ہارون کراچی (۸) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں الہ آباد (۹) آنریبل نواب
محمد یوسف منسٹر یو۔ پی (۱۰) مولوی محمد یعقوب مراد آباد (۱۱) قاضی مسعود حسین ایڈوکیٹ میرٹھ
(۱۲) مولانا آزاد سبحانی (۱۳) مولانا سید مرتضی صاحب بہادر ترچناپلی (۱۴) مولوی محمد عمر نعمانی شملہ
(۱۵) آنریبل ملک فیروز خاں نون منسٹر پنجاب (۱۶) حاجی منصور علی شملہ (۱۷) مولوی نور محمد
اڈیٹر اتحاد پٹنہ (۱۸) مولانا عبداللطیف فاروقی۔ ایم۔ ایل۔ اے مدراس (۱۹) مولوی غلام محمد شملہ
(۲۰) صاحبزادہ نواب سر عبدالقیوم پشاور (۲۱) مسٹر مقبول محمد پنجاب (۲۲) خان بہادر محمد
عبدالرحمن نینی تال (۲۳) صاحبزادہ شیخ رشید الدین رئیس میرٹھ (۲۴) میاں عبدالعزیز بارایٹ لا
پشاور (۲۵) نواب محمد اسمٰعیل خاں ایم۔ ایل۔ اے سکرٹیری (۲۶) مسٹر فضل ابراہیم رحمۃ اللہ
(۲۷) مولوی محمد شفیع داؤدی ایم ایل۔ اے سکرٹیری

چند ایسے حضرات بھی جو بورڈ کے رکن نہ تھے باجازت شریک ہوئے۔

گذشتہ اجلاسوں کی رودادیں

سر محمد شفیع اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ جناب صدر نے مولوی محمد شفیع داؤدی جنرل سکرٹیری سے کہا کہ وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے گذشتہ اجلاس کی جو ۴ مئی سنہ ۲۹ء کو لاہور میں منعقد ہوا تھا کارروائی پڑھکر سنائیں۔ چنانچہ کارروائی پڑھی گئی۔ نیز جنرل سکرٹیری نے ارکان کی اطلاع کیلئے بورڈ کی مجلس عاملہ منعقدہ بمبئی و لکھنؤ کی کارروائی پڑھکر سنائی آنریری سکرٹیری نے بورڈ کے معائنے کے متعلق جو صدر کے کہنے پر بورڈ نے کیا تھا۔ اس کی کارروائیوں کی ایک رپورٹ بھی پیش کی۔ اور قرار پایا۔ کہ وہی رپورٹ اخبارات کو بھیجی جائے۔ اور اس کی مطبوعہ کاپیاں ملک بھر میں مشتہر و منقسم کر دیجائیں۔

فروری سنہ ۲۹ء سے اگست ۱۹۲۹ء تک حسابات کا خلاصہ بھی اجلاس کے سامنے پیش کیا گیا۔

اہم قراردادوں کی منظوری

اس کے بعد بورڈ نے مجلس عاملہ منعقدہ ۱۷ ستمبر کی قراردادوں پر غوروخوض کیا۔ اور بورڈ کی ترمیم سے حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

حوادث فلسطین پر احتجاج

(۱) مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ فلسطین میں یہودیوں کی اس تشددانہ تحریک کے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ جس کے روسے یہودیوں کو مسلمانوں کے مقامات مقدسہ میں ان کے حقوق میں دست اندازی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور فلسطین میں عراب یہود کی موجودہ مخالفت اور افسوسناک صورت حالات کو اعلان بالفور کا یقینی نتیجہ خیال کرتی ہے اس اعلان سے بیرونی اثرات کے باعث فلسطین کے یہودیوں میں دہی تخیلات و جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ حالانکہ یہی یہودی اعلان مذکور سے پہلے اپنے مسلم ہم وطنوں کے ساتھ اتفاق و اتحاد سے رہتے تھے۔ مجلس مسلمانان ہند کی نمائندگی کرتی ہوئی اپنے فلسطینی برادران ملت کے ان مصائب میں جو انہیں حال ہی کے رنجدہ حوادث سے برداشت کرنے پڑے ہیں۔ گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ مجلس اس امر پر اعتماد رکھتی ہے کہ حکومت برطانیہ حکمدار طاقت ہونے کی حیثیت سے نہ صرف یہودیوں کی ان کی تشددانہ روش میں حوصلہ افزائی کرنے سے باز رہے گی۔ بلکہ اس امر کے لئے بھی تدابیر اختیار کرے گی۔ کہ بہت جلد عربوں کو وہاں آباد کرکے ان کی حالت مضبوط و مستحکم بنائے گی۔

جنوبی افریقہ کے داخلے کی قیود پر احتجاج

(۲) آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ ان پابندیوں کے خلاف زبردست احتجاج کرتی ہے

جو جنوبی افریقیہ کی حکومت نے وہاں کے داخلے پر عائد کر رکھی ہیں مجلس کو اعتماد ہے کہ حکومت ہند اپنے پورے پورے اثر و اقتدار سے کام لیکر جنوبی افریقیہ کی حکومت کو اس امر پر آمادہ کرے گی کہ وہ ان قیود کو رفع کر دے۔ جو اس نے وہاں کی عارضی طور پر سیاحت کرنیوالے ہندوستانیوں پر لگا رکھی ہیں

(ب) صدر کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اس قرارداد کی نقل حکام متعلقہ کو ارسال کریں۔

کوئی مسلمان کانگریس کے اجلاس میں شریک نہ ہو

(۳) چونکہ آل انڈیا نیشنل کانگریس نے ہندو مہاسبھا کے زیر اثر آکر اپنا وہ بنیادی اصول ترک کر دیا ہے جس کی تائید و حمایت پر ۱۹۰۶ء سے کر رہی تھی۔ یعنی ہندوستان میں فیڈرل نظام حکومت قائم ہو کر ہر صوبے کو حکومت خود اختیاری ملنی چاہیئے۔ اور چونکہ اس نے اسی مہاسبھا کے زیر اثر مذکورہ نظام حکومت کی بجائے ایک ایسا دستور اساسی منظور کر لیا ہے جو نہرو رپورٹ میں درج ہے۔ اور جو مسٹر کیلکر کی تقریر ڈھاکہ کے مطابق اس دستور سے مشابہ ہے۔ جس کی تائید و حمایت ہندو مہاسبھا نے جبل پور اور دیگر مقامات میں کی ہے اور مسلمانان ہند کی متفقہ رائے کے سراسر خلاف ہے اور چونکہ کانگرس کا وہ اجلاس جو آئندہ بڑے دنوں کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہوگا۔ یقیناً ہندو مہاسبھا کا اجلاس ہوگا۔ اس لئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ ملک کے بہترین مفاد کیلئے بالعموم اور مسلمانوں کیلئے بالخصوص اس امر کو نہائت نقصان رساں خیال کرتی ہے کہ کانگریس کے آئندہ اجلاس میں کوئی مسلمان شریک ہو۔ مجلس کو زبردست توقع ہے۔ کہ اس نازک موقع پر مسلمان اتحاد و اتفاق کا ثبوت دیں گے اور کانگریس کے اجلاس میں ہرگز شریک نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ان کے شریک اجلاس ہونے سے نہرو رپورٹ کو تقویت پہنچے گی۔

مسلمانان ہند کا ایک وفد انگلستان جانا چاہیئے۔

(۴) (۲) ہز ہائنس سر آغا خاں کے زیر قیادت مسلمانان ہند کے نمائندوں کا ایک وفد انگلستان جانا چاہیئے۔ جو کابینۂ برطانیہ۔ پارلیمنٹ کے ارکان اور برطانی پبلک کے سامنے ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں مسلمانوں کے حقوق و مطالبات پیش کرے۔

(ب) مجلس عاملہ مذکورۂ قرارداد کو لباس عمل پہنانے کیلئے تمام ضروری تدابیر سے کام لے گی۔ اور ارکان وفد کے حسب منشاء یہ امر پیش نظر رکھے گی۔ کہ صوبجات کے حقوق و مطالبات کی پوری پوری نمائندگی ہونی چاہیئے۔ اور وہ اس غرض کیلئے مختلف صوبوں سے آراء طلب کرے گی۔

مسلم رائے عامہ کی تنظیم کیلئے پروپگنڈا

(۵) قرار پایا کہ مسلم وفد کی نمائندگی کی تقویت اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قراردادوں کی تائید وحمایت میں مسلمانوں کی رائے عامہ کی تنظیم کے لئے ہندوستان کی مسلم آبادی کے مختلف مرکزوں میں جلسے اور کانفرنسیں منعقد کر کے زبردست پروپگنڈا کرنے کے متعلق تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

مسلم کانفرنس کا آئندہ اجلاس لاہور میں

(۶) قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا آئندہ اجلاس آئندہ بڑے دنوں کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد کیا جائے۔

صدارت کیلئے درخواست

(۷) سر ابراہیم رحمۃ اللہ سے درخواست کیجائے کہ وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے آئندہ اجلاس

کی صدارت منظور فرمائیں۔

اگر سر ابراہیم رحمۃ اللہ صدارت منظور کرنے سے قاصر ہوں تو مجلس عاملہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی اور صاحب کو صدر منتخب کرے۔

مسلم کانفرنس کی شاخ لندن میں

(۸) لندن میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ایک شاخ قائم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کیجائیں اور اس سلسلے میں ہز ہائی نس سر آغا خان اور دوسرے مسلم رہنماؤں کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے۔

اسی سلسلے میں ڈاکٹر عبد المجید۔ مسٹر عبد اللہ یوسف علی اور لندن کی مسجد ووکنگ کے امام خاں صاحب فرزند علی کے اسماء گرامی بے ضابطہ طور پر تجویز کئے گئے۔

مسلم کانفرنس کے ۲۵ نائب صدر

(۹) قرار پایا۔ کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے پچیس نائب صدر کی نشستیں مختلف صوبوں کے لئے حسب ذیل تناسب سے مقرر کیجائیں۔

(۱) پنجاب	۶	(۵) صوبجات متحدہ	۴
(۲) شمالی مغربی سرحدی صوبہ	۲	(۶) بنگال	۵
(۳) بمبئی اور سندھ	۴	(۷) مدراس	۱
(۴) بہار و اڑلیسہ	۲	(۸) صوبہ متوسط	۱

(ب) حسب ذیل ارکان سے درخواست کیجائے کہ وہ مجلس عاملہ کیلئے اپنے اپنے صوبوں سے نائب صدر کے نام تجویز کریں۔

(۱) پنجاب :۔ سر محمد شفیع اور آنریبل ملک فیروز خان نون۔

(۲) بمبئی اور سندھ :۔ مسٹر فضل ابراہیم رحمۃ اللہ و مسٹر عبداللہ ہارون

(۳) شمال مغربی سرحدی صوبہ :۔ نواب سر عبدالقیوم

(۴) بہار و اڑیسہ :۔ مسٹر شفیع داؤدی۔

(۵) صوبجات متحدہ :۔ خان بہادر عبیدالرحمٰن صاحب۔

(۶) بنگال :۔ مسٹر اے۔ کے۔ غزنوی۔

(۷) مدراس :۔ مولوی سید مرتضیٰ سیٹھ بہادر۔

(۸) صوبہ متوسط :۔ مسٹر عبدالقادر صدیقی

قرارداد نمبر ۴ کو جلد لباس عمل پہنایا جائے

(۱۰) مجلس منتظمہ مجلس عاملہ کو ہدائت کرتی ہے کہ قرارداد نمبر ۴ پر عمل کرنے کے لئے فوری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور اس ہفتے کے آخر تک اس سلسلے میں کام یقیناً شروع کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ یہ قرارداد باقاعدہ تائید کے بعد بالاتفاق منظور ہوئی۔

مولانا شفیع داؤدی کا شکریہ

ملک فیروز خاں نون نے تحریک پیش کی۔ کہ مولانا شفیع داؤدی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کیونکہ وہ مجلس منتظمہ کے جنرل سکریٹری کے فرائض نہائت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ یہ تحریک نواب سر عبدالقیوم کی زبردست تائید سے بالاتفاق منظور ہوئی۔

جناب صدر اور ملک فیروز خاں نون کے شکریہ کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

قرارداد مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ ۲۶ جون بمقام دارالخلافت بمبئی

بنظر اس کے کہ ہندو رہنماؤں کی جانب سے نہرو دستور اساسی کے حق میں تائید حاصل کرنے کے لئے انگلستان اور دیگر ممالک خارجہ میں متواتر مفتریانہ پروپگنڈا ہو رہا ہے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ بیحد ضروری سمجھتی ہے کہ ہز ہائی نس سر آغا خاں کی سربراہی میں نمائندہ مسلمانوں ایک وفد کا ہندوستان کی مسلمان اقلیت کے نقطہائے خیال کو برطانوی پبلک، ارکان پارلیمنٹ اور کابینہ کے روبرو پیش کرنے کے لئے سامان کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بہتیرے ناموں پر بھی غور کیا گیا اور قرار پایا کہ سکریٹریان ان لوگوں سے خط و کتابت کر کے دریافت کریں کہ ان میں سے کون کون حضرات اس مقصد کے لئے انگلستان جا سکیں گے۔

تجاویز مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ ۹ ستمبر ۱۹۲۹ء بوقت ۵ بجے شام

بمقام ووڈویل ہوٹل شملہ

تجویز نمبر ۱ قرار پایا کہ فی الحال حسب ذیل اصحاب کو مجلس عاملہ میں شامل کر لیا جائے:-

(۱) مسٹر شہید سہروردی (۲) نواب حبیب اللہ ڈھاکہ (۳) مسٹر عبدالحلیم غزنوی (۴) مولوی عبدالقادر صدیقی۔

نیز سکریٹریان آسام کے مسلمانوں سے خط و کتابت کریں تاکہ مجلس میں ان کی بھی مؤثر نیابت عمل میں آ سکے۔

تجویز نمبر ۲ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ ان سفارشات سے جو پنجاب کی صوبہ جاتی کمیٹی کی

رپورٹ میں مندرج ہیں اپنی شدید بیزاری کا اظہار کرتی ہے کیونکہ اس کی رو سے پنجاب کی مسلمانی اکثریت صوبہ جاتی مجلس وضع قوانین میں اپنی نیابت کے جائز تناسب جو اسے بربنائے آبادی حاصل ہے غیر منصفانہ طور پر محروم کردیجاتی ہے اور نیز صوبہ سرحدی استقدر آئینی اصلاحات سے محروم رہ جائے گا جو ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات کو حاصل ہوں۔

تجویز ۳ مجلس عاملہ ضروری سمجھتی ہے کہ آئینی ترقی کے اس نازک دور میں اسلامی حقوق کی نگہداشت کے لئے مختلف صوبوں کے کچھ نمائندہ مسلمان انگلستان جائیں اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی منظور کردہ اسلامی قومی مسلک کے بموجب اپنے مطالبات وہاں کے ارباب حل وعقد اور برطانوی پبلک کے روبرو پیش کریں۔ مجلس عاملہ ایسے نمائندہ مسلمانوں کو اس شرط پر اپنی طرف سے وکالت تفویض کرے گی کہ اسلامی حقوق کو پیش کرتے وقت قومی مسلک سے شدت کے ساتھ تمسک کریں۔